سوال

(619)مال تجارت میں زکواۃ کا کیا طریقہ ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مال تجارت میں زکواۃ کا کیا طریقہ ہے۔ نفع پر ہے یا راس المال پر۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

شرعی حساب آجکل تخمیناپچاس روپے کا ہے۔ مال تجارت میں بھی اصل مال میں فی سینکڑہ دوروپیہ آٹھ آنہ کی زکواۃ ہے۔

تشریح

کیا فرماتے ہیں علماء دین مقتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ مال تجارت میں زکواۃ فرض ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

جواب۔ مال تجارت میں زکواۃ فرض ہے۔ بدلیل اس آیت کے۔ يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ ٢٦٧ سورة البقرة واضح ہو کہ کسب میں دستکاری اور بیع و شریٰ داخل ہے۔ بدلیل روایت احمد بن حنبل کے رافع بن خدیج سے

"قال قيل يارسول الله صلى الله عليه وسلم اي الكسب اصيب قال عمل الرجل بيده وكل بيع مبرور" (رواه احمد كذا فى المشكوة)

بنا بر اس کے امام بخاری نے ایک باب منعقد کیا ہے۔ زکواۃ کسب اور تجارت میں یعنی ان دونوں صورتوں میں زکواۃ واجب ہوتی ہے۔ یعنی جو مال کسب ودستکاری اور بیع و شریٰ سے بقدر نصاب کے حاصل ہو۔ اس میں زکواۃ واجب ہوگی۔ اس لئے کہ رسول خداﷺ نے کسب مطلق میں کسب تجارت کو شامل کیا اور آیۃ۔ أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ ٢٦٧ سورة البقرة سے فرضیت زکواۃ کی اظہر من الشمس ہے اجماعاً تو مکسوبہ تجارت میں بھی زکواۃ بلاشبہ واجب ہوگی۔ اسی واسطے اس پر بھی اجماع منعقد ہوا۔ منکر اور مخالف اس کا مذاق قرآن مجید اور محاورہ لسان العرب سے محفوظ وماہر نہ ہوا۔

يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ وَمِمَّا أَخْرَجْنَا لَكُم مِّنَ الْأَرْضِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنفِقُونَ وَلَسْتُم بِآخِذِيهِ إِلَّا أَن تُغْمِضُوا فِيهِ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ٢٦٧ سورة البقرة

اورشاہ ولی اللہ محدث دہلوی والدماجدشاہ عبدالعزیزمحدث دہلوی ازالۃالخفاء میں فرماتے ہیں۔

"الشافعی عن ابن عمرو ابن حماس ان اباہ قال مررت بعمر بن الخطاب وعلی اذمۃ احملہا فقال عمر الاتوري زكوة ياحماس فقلت ياامير المومنين مالی غیرہذاالذي على ظهري واهبة فی القرظ قال ذلک مال فضع فوضعتها بين يديه فحسبها فوجدها قدوجبت فيها الزكوة فاخذ منها الزكوة انتهى مافی ازالۃالخفاء"

یہ روایت حضرت عمررضی اللہ عنہ کی اگرچہ لفظاً موقوف ہے۔ مگر باعتبار حکم کے مرفوع ہے۔ کیونکہ جس امرمیں رائے کودخل نہیں اس کوصحابی اپنی طرف سے نہیں کہہ سکتا۔ جب تک حضرت رسول مقبولﷺ سے نہ سنا ہو۔ جیساکہ اہل حدیث اورفقہ پر مخفی نہیں ہے اوراس آیت کریمہ۔ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ٢٤ لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ٢٥ ۔ سے بھی مال تجارت میں فرضیت زکواۃثابت ہوتی ہے۔ کیونکہ فی اموالھم میں مال تجارت بلاریب شامل ہے۔ بدلیل اس آیت کے۔

لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ ٢٩ سورة النساء

چنانچہ تفسیروں میں مذکورہے۔ لہذا تفسیرعزیزی میں پہلی آیت کا اس طرح پرترجمہ کیا ہے۔ وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ یعنی وکسانیکہ درجمع انواع مالہائے ایشاں ازنقدومحصول زراعت ومال تجارت وبردہ حق معلوم یعنی حقے است مقرر کردہ شدہ ومعین نمودہ کہآں زکواۃ استوصدقہ فطر انتہی مختصرا۔ اورماہرین شریعت پرواضح ہے کہ صلواۃ حق بدن ہے۔ اورزکواۃ حق مال ہے۔ اورمال تجارت جنس مال میں بلاریب شامل ہے۔ اسی واسطے ابوبکرصدیق رضی اللہ عنہ نے مانعین زکواۃ سے جہادکیا جیساکہ صحاح ستہ سے معلوم ہوتا ہے اواکتساب تین وجہ سے حاصل ہوتا ہے۔ یامواشی سائمہ یازراعت یاتجارت سے لہذاشاہ ولی اللہ محدث دہلوی حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں۔

"الاموال النامیۃ ثلثۃ اصناف الماشیۃ المتناسلۃ السائمۃ والزروع وجنی الثمرات فی کل سنۃ وہی اعظم انواع الزکوۃ قدرالحول لہا ولانہا تجمع مختلفۃ الطبائع وہی مظنۃ النماء وہی مدۃ صالحۃ لمثل ہذہ التقدیرات انتہی کلامۃ"

اورسابق معلوم ہوچکاکہ بیع کسب میں داخل ہے بدلیل روایت امام احمد کے رافع بن خدیج سے اور بیع عبارت ہے دوران مال تجارت سے تونص قرآنی سے زکواۃ مال تجارت میں بھی فرض ہوئی کیونکہ صیغہ انفقوا کاآیۃ أَنفِقُوا مِن طَيِّبَاتِ مَا كَسَبْتُمْ میں واسطے وجوب فرضی کے ہے۔ علی الاطلاق توفرضیت زکواۃ مال تجارت میں قرآن مجید سے ثابت ہوئی۔ باقی رہی حدیث ابوداؤد کی جودربارہ زکواۃ مال تجارت کے واردہے۔ اوروہ حدیث یہ ہے۔

"عن سمرۃ بن جندب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یامرناان نخرج الصدقۃ من الذي نعدہ للبیع" (رواہ ابوداؤد۔ واسنادہ لین کذافی بلوغ المرام)

سویہ حدیث دلیل مستقل فرضیت زکواۃ مال تجارت پرنہیں ہے۔ بلکہ وہ دلالت کرتی ہے نص آیت۔ انفقوامن طیبات ماکسبتم اورسنداجماع پراوریہ حدیث سنداجماع کے واسطے کافی ہے۔ اگرچہ سنداس کی لین وضعیف ہے اورفی نفسہ قوی نہیں۔ کہ موجب اسکات ہو۔ البتہ اجماع سے اس میں قوت آگئی۔ چنانچہ تفصیل اورتشریح اس کی بحث اجماع میں مذکورہے۔ کمالایخفی علی الماھر باقوال العلماء من المتقدمین والمتاخرین واللہ اعلم بالصواب فاعتبروھایااولی الابصار حررہ سید محمد نزیرحسین عفی عنہ 3 ماہ ربیع الثانی 1298 ہجری (فتاویٰ نزیریہ جلداول ص 503)

دیگر1۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ااس مسئلہ میں کہ جس کے پاس مکان رہنے کا نہیں ہے یاکپڑاپہننے کونہیں ہے۔ یاکبھی کبھی اس کے پاس روزمرہ کاکھانارہتا ہویاجس کے پاس یہ سب چیزیں موجودہوں مگرقرض اس کے زمہ زیادہ ہے۔ توان سب صورتوں میں زکواۃلینے کے قابل ہے یانہیں 2۔ وقت چانددیکھنے کے کوئی شخص اگرانگلی سے بتائے توآیااس میں گناہ ہے یانہیں۔ اوروہ مکروہ بھی ہے یانہیں؟

جواب۔ 1

1۔ ان سب صورتوں میں اس کو زکواۃ لینا درست ہے۔ 2۔ اس میں کچھ گناہ نہیں۔ اور مکروہ بھی نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب) حررہ سید شریف حسین۔ (بحوالہ مذکور) سید محمد نزیر حسین۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص761

محدث فتویٰ